احترام قبور

تصنیفِ لطیف

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی

محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ



Uwaysi Books
www.faizahmedowaisi.com

پیش لفظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمدللّٰہ الذی رزق الانسان علما وسمعا وبصرا فی الحیات وبعد الممات، فالموتی یعرفون الزوار

ویسمعون الاصوات والصلٰوۃ والسلام الاتمام الاکملان علیٰ من ھدانی الی الصراط المستقیم

وعلیٰ الہٖ واصحابہ الذین نصروہ احکموا دینہ القویم

امابعد! وہابی تحریک نے جب سے حرمین طیبین میں قبے جات گرائے گئے عوام کے اذہان سے قبور کی عزت واحترام کا خیال اترنے لگا ہے حالانکہ شرع مطہر نے انبیاء واولیاء کے مزارات کے علاوہ عام قبور کے احترام واکرام کے لئے بھی زور دیا ہے۔ احادیث مبارکہ میں ان کے اعزاز میں کمی کرنے والے کے لئے وعیدیں سنائی ہیں۔ فقیر اس رسالہ میں عام قبور کے اعزاز واکرام کے لئے چند سطور لکھ کر اس کا نام بھی ''احترامِ قبور'' رکھتا ہے۔

وماتوفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم وصلی اللّٰہ علیٰ حبیبہ الکریم

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور۔پاکستان

۳۰صفر المظفر ۱۴۱۰ھ

قبرستان کا اعزاز واکرام اور اس کے مسائل مساجد جیسے ہیں یہاں تک کہ وقف کے قوانین وضوابط ان کے لئے یوں ہی جاری ہیں جیسے مساجد کے۔ چنانچہ فقہاء کرام لکھتے ہیں کہ:

لَا یَجُوزُ تَغْیِیرُ الْوَقْفِ عن هَیْءَتِهِ فَلَا یَجْعَلُ الدَّارَ بُسْتَانًا وَلَا الْخَانَ حَمَّامًا وَلَا الرِّبَاطَ دُکَّانًا إِلَّا إِذَا جَعَلَ الْوَاقِفُ إِلَی النَّاظِرِ ما یَرَی فیه مَصْلَحَةَ الْوَقْفِ اه[1] (قلت فاذا لم یجز تبدیل الهیة فکیف بتغییر اصل المقصود)

وقف کو اس کی ہَیئَتِ کَذائی سے تبدیل نہیں کرنا چاہیے۔ نہ دار (گھر) کو باغ سے تبدیل کیا جائے اور نہ مہمان خانہ کو حمام اور نہ رَباط (گھر) کو دوکان بنایا جائے ہاں اگر وقف کنندہ کی عام اجازت ہو کہ جیسے مصلحت ہو (میں کہتا ہوں) کہ جب وقف میں تبدیل ہیئت ناجائز ہے تو اصل کو بدلنا کیسے جائز ہو سکتا ہے۔

نکتہ) قبرستان کے اعزاز کا یہ مقام ہے کہ سو سال تک وہاں قبور کا نشان نہیں ملتا لیکن قبرستان کے نام سے زمین وقف ہے تب بھی اس زمین میں تصرف جائز نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ جب قبرستان کے نام زمین وقف ہو جائے اور اس میں ہنوز کسی ایک مردہ کو بھی دفن نہ کیا جائے تب بھی اس پر قبرستان کے احکام جاری ہوں گے۔[2]

انتباہ) مذکورہ بالا بیان اس جگہ کے لئے جہاں ابھی قبر بنی نہیں تو جب قبر مومن موجود ہو تو اس کے لئے شرع مطہر میں مزارات عالیہ عام قبورِ مسلمین مستحق تکریم وممتنع التوہین ہیں۔ یہاں تک کہ علماء فرماتے ہیں قبر پر پاؤں رکھنا گناہ ہے کہ سقفِ قبر بھی حقِ میت ہے۔ قنیہ میں امام علاء ترجمانی سے ہے:

یَأْثَمُ بِوَطْءِ الْقُبُورِ لِأَنَّ سَقْفَ الْقَبْرِ حَقُّ الْمَیِّتِ[3]

قبور کو روندنے سے گنہگار ہو گا اس لئے قبر کی چھت میت کا حق ہے۔

حتیٰ کہ محمد رسول اللہ ﷺ جن کی نعلین پاک کی خاک اگر مسلمان کی قبر پر پڑ جائے تو تمام قبر جنت کے مشک وعنبر سے مہک اُٹھے اگر مسلمان کے سینے اور منہ اور سر اور آنکھوں پر اپنا قدم اکرم رکھیں اُس کی لذت ونعمت وراحت برکت میں ابد الآباد تک سرشار وسرفراز رہے وہ فرماتے ہیں:

لَأَنْ أَمْشِیَ عَلَی جَمْرَةٍ أَوْ سَیْفٍ أَوْ أَخْصِفَ نَعْلِی بِرِجْلِی أَحَبُّ إِلَیَّ مِنْ أَنْ أَمْشِیَ عَلَی قَبْرِ مُسْلِمٍ[4]

بیشک چنگاری یا تلوار پر چلنا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں کسی مسلمان کی قبر پر چلوں۔

---

[1] (الفتاویٰ الهندیة، کتاب الوقف، الباب الرابع عشر فی المتفرقات، 441/2، دار الکتب العلمیة بیروت)

[2] (ردالمحتار علیٰ الدر المختار شرح تنویر الابصار، کتاب الوقف، مطلب فی احکام المسجد، 546/6، دار عالم الکتب الریاض)

[3] (الفتاویٰ الهندیة، الباب السادس عشر فی زیارة القبور وقراءة القرآن فی المقابر، 430/5، دار الکتب العلمیة بیروت)

[4] (سنن ابن ماجة، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی النهی عن المشی علی القبور والجلوس علیها، الحدیث: 1567، ص 19، دار الجیل بیروت)

غور کیجئے کہ حبیب کبریا، شہ ہر دوسرا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے قبر کے احترام میں کیسی پیاری بات ارشاد فرمائی ہے کہ تلوار اور چنگاری پر چلنا منظور ہے لیکن کسی مسلمان کی قبر کی توہین و بے ادبی منظور نہیں ہے لیکن افسوس کہ وہابی دیوبندی اس فکر میں ہیں کہ کسی طرح نہ صرف مسلمانوں کی قبریں بلکہ اولیاء کرام کے مزارات ڈھادیئے جائیں پھر ان پر مکانات بنادیئے جائیں اور ان پر لوگ کھلے بندوں چلیں پھریں اور ان پر قضائے حاجت کریں اور بھنگی اپنے ٹوکرے لے کر چلیں۔

''اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْن''

وھابی مذھب) لوگوں کو وہابیوں کے اصل مذہب کی خیال نہیں جارہاہے ان کی نگاہ میں قبورِ مسلمین بلکہ خاص مزاراتِ اولیائے کرام علیہم الرضوان کی کچھ قدر نہیں بلکہ حتی الواسع اُن کی توہین چاہتے ہیں اور جس حیلے سے قابو چلے انہیں نیست ونابود وپامال کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ ان کے نزدیک انسان مر ااور پتھر ہوا جیسے وہ خود اپنی حیات میں ہیں۔

اسلامی عقیدہ) وہابیوں کے مقتداء ابن القیم نے کتاب الروح میں لکھا کہ

ان الموت ليس بعدم محض وإنما هو انتقال من حال إلى حال [5]

بیشک موت عدم محض (مٹ جانا) نہیں بلکہ ایک حال سے دوسرے میں منتقل ہونا ہے۔

اور یہ بھی اسی ابن القیم نے بڑے مضبوط اور زور دار دلائل سے ثابت کیا ہے کہ روح جسم سے خارج ہو کر ختم نہیں ہو جاتی ہے بلکہ وہ زندہ اور باقی ہے۔ تفصیل کے لئے ابن القیم کی کتاب ''الروح'' اور فقیر کا رسالہ ''روح نہیں مرتی'' کا مطالعہ کیجئے۔

اور یہ بھی اسلامی عقیدہ ہے کہ عالم برزخ (قبر) میں اگرچہ عوام کی روح جسم سے جدا ہو جاتی ہے لیکن یہ جدائی کلیۃً نہیں ہوتی بلکہ روح کا تعلق جسم کے ساتھ کسی نہ کسی طریقہ سے باقی رہتا ہے۔ اسے ابن القیم نے کتاب الروح میں اور امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرح الصدور میں تفصیل سے لکھا ہے۔

حالاتِ اھل قبور) حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ارواح توان کے اجسام مبارکہ میں لوٹادی جاتی ہیں ان کے علاوہ اولیائے شہداء اور عوام کی ارواح اجسام سے باہر ہوتی ہیں لیکن حسبِ مراتب ارواح کا اجسام سے قوی رابطہ ہوتا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل روایات سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔

نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: إِنَّ الْمَيِّت إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِه إِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ حِينَ يُوَلُّونَ عَنْهُ [6]

---

5) (الروح، فصل وأما المسألة الرابعة وهي أن الروح هل تموت أم الموت للبدن وحده؟، 101/1، دار عالم الفوائد)

6) (صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان، كتاب الجنائز، فصل في أحوال الميت في قبره، ذكر الخبر المدحض قول من زعم الخ، الحديث: 3113، 380/7، مؤسسة الرسالة بيروت)

ابن ابی شیبہ، طبرانی، ابو حبان، حاکم اور بیہقی (جیسے جلیل القدر محدثین) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ جب میت کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ اسے دفن کر کے واپس لوٹنے والوں کی جوتیوں کی آواز سنتی ہے۔

أخرج إبن أبي الدنيا في كتاب القبور عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من رجل يزور قبر أخيه ويجلس عنده إلا إستأنس ورد عليه حتى يقوم [7]

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی کی قبر کی زیارت کے لئے جاتا ہے اور اس کے پاس بیٹھتا ہے تو صاحب مزار کو اس سے بڑی راحت ہوتی ہے اور وہ اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔

عن أبي هريرة قال إذا مر الرجل بقبر يعرفه فسلم عليه رد عليه السلام و عرفه و إذا مر بقبر لا يعرفه فسلم عليه رد عليه السلام [8]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنے جاننے والے کی قبر پر آتا ہے اور اسے سلام کہتا ہے تو صاحبِ مزار اس کے سلام کا جواب دیتا ہے اور اسے پہچانتا بھی ہے اور اگر کسی ایسے شخص کے مزار پر آتا ہے جس سے جان پہچان نہیں تھی اور اسے سلام کہتا ہے اور قبر والا اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔

منکرین کے امام ابن القیم کا بیان) ابن القیم سماع موتیٰ منکرین کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا دست راست ہے وہ سماع موتیٰ پر اجماع بتاتا ہے اور لکھتا ہے کہ سماع موتیٰ متواتر آثار سے ثابت ہے چنانچہ کتاب الروح میں لکھا ہے کہ:

والسلف مجمعون على هذا وقد تواترت الآثار عنهم بأن الميت يعرف بزيارة الحي له ويستبشر به [9]

یعنی سلف صالحین کا سماع موتیٰ پر اجماع اور اتفاق ہے ان سے درجہ تواتر تک ایسی روایات مروی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ میت کی زیارت کے لئے جب کوئی شخص آتا ہے تو میت کو اس کی آمد کا علم بھی ہوتا ہے اور اس سے اسے بڑا سرور حاصل ہوتا ہے۔

دیوبند کے شیخ عثمانی نے فتح الملهم شرح صحيح مسلم میں اس مسئلہ سماع موتیٰ پر متعدد احادیث اور اقوال علماء سے ثابت کیا۔

---

7) (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور. باب زيارة القبور وعلم الموتى بزوارهم ورؤيتهم لهم. ص202. دار المدني القاهرة)

8) (الجامع لشعب الايمان. الرابع والستون من شعب الايمان وهو باب في الصلاة على من مات من أهل القبلة. فصل في زيارة القبور. 473/11. الحديث8857. مكتبة الرشيد المملكة العربية السعودية)

9) (كتاب الروح. اما المسألة الأولى وهي هل تعرف الأموات بزيارة الأحياء وسلامهم عليهم أم لا؟. ص8. دار عالم الفوائد)

مزید تفصیل اعلیٰ حضرت کی کتاب "حیوۃ اموات" اور فقیر کے رسالہ "سماع موتیٰ" کا مطالعہ کیجئے۔

ملاقاتِ اہل قبور) دلائل وبراہین سے یہ اسلامی عقیدہ واضح ہے کہ مرنے کے بعد ارواح زندہ ہیں اور ان کے لئے اجازت ہے جہاں چاہیں جائیں۔

ابن ابی الدنیا وامام بیہقی حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضرت سلمان فارسی و عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما باہم ملے۔ ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم مجھ سے پہلے انتقال کرو تو مجھے خبر دینا کہ وہاں کیا پیش آیا۔ کہا کیا زندے اور مردے بھی ملتے ہیں کہا:

نعم أما المؤمنون فإن أرواحهم في الجنة و هي تذهب حيث شاء ت [10]

بیشک مسلمانوں کی روحیں تو جنت میں ہوتی ہیں انہیں اختیار ہوتا ہے جہاں چاہیں جائیں۔

ابن ابی الدنیا وابن مندہ سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

قال إن أرواح المؤمنين في برزخ من الأرض تذهب حيث شاء ت ونفس الكافر في سجين [11]

بے شک مسلمانوں کی روحیں زمین کے برزخ میں ہیں جہاں چاہیں جاتی ہیں اور کافر کی روح سجّین میں مقید ہے۔

ابن ابی الدنیا امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے راوی:

قال بلغني أن أرواح المؤمنين مرسلة تذهب حيث شاء ت [12]

مجھے حدیث پہنچی ہے کہ مسلمانوں کی روحیں آزاد ہیں جہاں چاہیں جاتی ہیں۔

اقوالِ علماء کرام)

امام جلال الدین سیوطی شرح الصدور میں فرماتے ہیں

رجح إبن عبد البر أن أرواح الشهداء في الجنة وأرواح غيرهم على أفنية القبور فتسرح حيث شاء ت [13]

امام ابو عمر ابن عبد البر نے فرمایا راجح یہ ہے کہ شہیدوں کی روحیں جنت میں ہیں اور مسلمانوں کی میدانِ قبور پر جہاں چاہیں آتی جاتی ہیں۔

علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں:

---

[10] (الجامع لشعب الايمان. الثالث عشر من شعب الايمان وهو باب التوكل بالله عزوجل والتسليم الخ. الحديث 1293، 489/2. مكتبة الرشيد المملكة العربية السعودية)

[11] (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور. باب مقر الأرواح. ص236. دار المدني القاهرة)

[12] ایضاً

[13] (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور. فصل فيه فوائد. ص 247. دار المدني القاهرة)

فأن الروح اذا انخلعت من هذا الهيكل وانفكت من القيود بالموت تجول إلى حيث شاء ت [14]

بیشک جب روح اس قالب سے جدا اور موت کے باعث قیدوں سے رہا ہوتی ہے جہاں چاہتی ہے گشت کرتی ہے۔

قاضی ثناءاللہ (پانی پتی) بھی تذکرۃ الموتی میں لکھتے ہیں:

ارواح ایشان (یعنی اولیاء کرام قدست اسرارہم) درزمین وآسمان وبہشت ہرجاکہ خواہند میروند [15]

اولیائے کرام قدست اسرارہم کی روحیں زمین وآسمان وبہشت میں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہے۔

خزانۃ الروایات میں ہے:

عن بعض العلماء المحقیقین ان الارواح تتخلص لیلۃ الجمعۃ وتنتش فجاؤ الی مقابر ثم جاؤا فی بیوتھم۔ [16]

(خزانۃ الروایات)

بعض علماء محققین سے مروی ہے کہ روحیں شب جمعہ چھٹی پاتی اور پھیلتی ہیں پہلے اپنی قبروں پر آتی ہیں پھر اپنے گھروں میں۔

دستور القضاۃ مستند صاحب ماءۃ مسائل میں فتاوی امام نسفی سے ہے:

ان ارواح المومنین یاتونی فی کل لیلۃ الجمعۃ ویوم الجمعۃ فیقومون بفناء بیوتھم ثم ینادی کل واحد منھم بصوت حزین یا اھلی ویا اولادی ویا اقربائی اعطفوا علینا بالصدقۃ واذکرونا ولاتنسونا وارحمونا فی غربتنا الخ۔ [17] (دستورالقضاۃ)

بیشک مسلمانوں کی روحیں ہر روز و شب جمعہ اپنے گھر آتی اور دروازے کے پاس کھڑے ہوکر دردناک آواز سے پکارتی ہیں کہ اے میرے گھر والو، اے میرے بچوں، اے میرے عزیزو ہم پر صدقہ سے مہر کرو ہمیں یاد کرو بھول نہ جاؤ ہماری غریبی میں ہم پر ترس کھاؤ۔

نیز خزانۃ الروایات میں ہے

عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما اذا کان یوم عید اویوم جمعۃ اویوم عاشوراء ولیلۃ النصف من الشعبان تاتی ارواح الاموات ویقومون علٰی ابواب بیوتھم فیقولون ھل من احد یذکرنا ھل من احد یترحم علینا ھل من احد یذکر غربتنا۔ [18] (خزانۃ الروایات)

---

[14] (التیسیر بشرح جامع الصغیر تحت حدیث ان ارواح المومنین الخ، 320/1، مکتبۃ الامام الشافعی الریاض السعودیۃ)

[15] (تذکرۃ الموتی والقبور، باب در مقر ارواح، ص36، مطبع نظامی کانپورہند)

[16] (فتاوی رضویہ، کتاب الجنائز، 652/9تا655، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

[17] ایضاً

[18] (فتاوی رضویہ، کتاب الجنائز، 652/9تا655، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب عید یا جمعہ یا عاشورا کا دن یا شب برأت ہوتی ہے اموات کی روحیں آکر اپنے گھروں کے دروازوں پر کھڑی ہوتی اور کہتی ہے کوئی کہ ہم پر ترس کھائے، ہے کوئی کہ ہماری غربت کی یاد دلائے۔

امام احمد رضا بریلوی کا علمی کمال) آپ نے فرمایا کہ یہ مسئلہ نہ عقائد کا ہے نہ فقہ کے حلال و حرام کا۔ ایسی جگہ دو ایک سندیں بھی بس ہوتی ہیں نہ کہ اس قدر کثیر ووافر۔ امام جلال الملۃ والدین سیوطی ''مناهل الصفا فی تخریج احادیث الشفاء'' امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے فرماتے ہیں:

لم أجده في شيء من كتب الأثر . وقال في نسيم الرياض : لكن صاحب اقتباس الأنوار وابن الحاج في مدخله . ذكراه في ضمن حديث طويل ، وكفى بذلك سندا لمثله . فإنه ليس مما يتعلق بالأحكام [19]

یعنی میں نے یہ حدیث کسی کتابِ حدیث میں نہ پائی۔ نسیم الریاض میں ہے مگر صاحب اقتباس الانوار اور ابن الحاج نے مدخل میں اسے ایک حدیث طویل میں بے سند ذکر کیا۔ ایسی حدیث کو اتنی ہی سند کافی ہے کہ وہ کچھ احکام سے متعلق نہیں۔

باقی رہا ضلال حال کے شیخ الضلال گنگوہی کا ''براہین قاطعہ'' میں زعم باطل کہ ارواح کا اپنے گھر آنا یہ مسئلہ عقائد کا ہے اس میں مشہور و متواتر صحاح کی حاجت ہے قطعیات کا اعتبار ہے نہ ظنیات صحاح کا یعنی اگر صحیح بخاری و صحیح مسلم کی بھی صحیح و صریح حدیثوں میں ہو کہ روحیں آتی ہیں تو وہ حدیثیں بھی اُن کے دھرم (مذہب) میں مردود ہوں گی کہ ان روایات میں عمل نہیں بلکہ علم ہے اور تسلیم بھی کر لئے تو فقط عمل ہے نہ فضلِ عمل۔ ''براهين قاطعه لما امر اللّٰه به ان يوصل'' (اللہ تعالیٰ نے جس چیز کے ملانے کا حکم دیا اسے قطع کرنے والی کتاب) میں چار ورق سے زائد پر یہی اعجوبہ اضحوکہ طرح طرح کے مزخرفات سے آلودہ اندودہ (مزین وملمع) کیا ہے سخت جہالت فاحشہ ہے۔ [20]

اس کے بعد چند علمی قواعد واصول تحریر فرمائے جو قابلِ مطالعہ ہیں جنہیں سمجھنے کے بعد بیشمار اختلافی مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔

جیسے اسی مسئلہ کا حال ہے کہ اہل قبور کے متعلق ہوا کہ اس مسئلہ کو مخالفین عقائد کے باب میں لے جا کر نصوصِ قطعیہ کا مطالبہ کرتے ہیں جو ان کی جہالت کی دلیل ہے ورنہ ایسے امور میں ثقہ اور معتبر علماء وفقہاء کی نقل کافی ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی تحقیق سے معلوم ہوا۔

اسی لئے اولیاء کرام کو بیداری میں اور بعض عوام کو خواب میں اہل اموات کی ارواح کی ملاقات ہوتی رہتی ہے۔ اس کی تفصیل فقیر نے اپنے رسالہ ''زندوں سے ارواح کی ملاقاتیں'' میں عرض کر دیا ہے۔ چند واقعات بطورِ نمونہ حاضر ہیں۔

---

[19] (الشفا بتعريف حقوق المصطفى، 60/2، عيسى البابي الحلبي وشركاه، 1977م)

(الزَّمْزَمَةُ القَمَرِيَّة فِي الذَّبِّ عَنِ الْخَمَرِيَّة لشيخ الإسلام الامام احمد رضا رضى الله تعالى عنه، ص25، المدينة العلمية للطباعة والنشر والتَّوزيع، صندوق البريد: 18752 گلستان جوهر)

[20] (العطايا النبوية فى الفتاوى الرضوية، باب الجنائز، رساله اتيان الارواح، 652/9 تا 654، ناشر رضا فاؤنڈیشن جامعه نظاميه رضويه، اندرونِ لوہاری دروازہ لاہور پاکستان)

باب ۲

احادیث مبارکہ وحکایات) نبی کریم ﷺ نے فرمایاانبیاء کرام اپنی قبور میں زندہ ہیں اور باقاعدہ نماز بھی پڑھتے ہیں۔ [21]

مسلم نے حضرت انس سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایامیں نے معراج کی شب میں موسیٰ علیہ السلام کو ان کی قبر میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ [22]

یہ حدیث صحابہ سے کثرت سے روایت ہے۔ تفصیل دیکھئے رسالہ عربی "امام بیھقی دربارہ حیوۃ الانبیاء مع شرح عربی" اُویسی غفرلہ

حضرت ثابت بنانی کا قبر میں نماز پڑھنا) ابونعیم نے یوسف سے اُنہوں نے حضرت عطیہ علیہ الرحمۃ نے کہا کہ میں نے حضرت ثابت کو حمید طویل سے کہتے ہوئے سنا کہ اے حمید کیا تمہیں کوئی ایسی حدیث معلوم ہے جس سے پتہ چلتا ہو کہ انبیاء علیہم السلام کے علاوہ دیگر لوگ بھی اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں انہوں نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ پھر ثابت نے دعامانگی کہ "اے اللہ اگر تو کسی کو قبر میں نماز پڑھنے کی اجازت دے تو ثابت کو ضرور دینا" حضرت جبیر کہتے ہیں کہ میں خدائے وحدہ لاشریک کی قسم کھاکر کہتاہوں کہ میں نے ثابت بنانی کو قبر میں اتارامیرے ساتھ حمید بھی تھے۔ جب ہم اینٹیں رکھ چکے تو اچانک ایک اینٹ گر پڑی اور میں نے ثابت کو دیکھا کہ وہ قبر میں اپنی نماز پڑھ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو ردنہ فرمایاکیونکہ اُنہوں نے زندگی میں قبر میں نماز پڑھنے کی دعامانگی تھی۔ [23]

حکایت) ابن جریر نے تھذیب الآثار میں اور ابونعیم نے ابراہیم بن صمہ مھلبی سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ مجھے صبح کے وقت قلعہ کے قریب سے گزرنے والوں نے بتایاکہ جب ہم ثابت بنانی کی قبر کے پاس سے گزرتے ہیں تو قرآن پڑھنے کی آواز آتی ہے۔ [24]

حکایت) ابن مندہ نے اپنی سند سے بیان کیا کہ ابوحماد جو ایک متقی گورکن تھے انہوں نے بتایاکہ جمعہ کے روز دوپہر کو میں قبرستان میں گیا تو جس قبر سے گزرا قرآن پڑھنے کی آواز سنی۔ [25]

حکایت) ترمذی اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی قبر پر اپنا خیمہ لگایااور ان کو پتہ نہ تھا کہ یہ قبر ہے تو انہوں نے سنا کہ اندر کوئی شخص سورہ ملک پڑھ رہاہے جب پوری سورہ ملک پڑھ چکا تو وہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور واقعہ بیان کیاتو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ عذاب سے نجات دلانے والی اور عذاب کو روکنے والی ہے۔ [26]

---

[21] (مسند ابی یعلی الموصلی،الحدیث3425، 147/6، دار الثقافة العربية دمشق)

[22] (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب من فضائل موسی علیہ السلام، الحدیث6052، ص1183، دار الفکر بیروت)

[23] (شرح الصدوربشرح حال الموتی والقبور، باب احوال الموتی فی قبور وانسهم فیها فهم یصلون فیها ویقرأون ویتزاورون ویتنعمون ویلبسون، ص88إلی191، مکتبة المدنی القاهرة)

[24] ایضاً

[25] ایضاً

[26] ایضاً

فائدہ) ابو قاسم سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ نے اس امر پر مہر تصدیق ثبت فرمادی کہ میت قبر میں قرآن پڑھتی ہے کیونکہ آپ ﷺ نے اس صحابی کی تردید نہ فرمائی۔ [27]

فائدہ) امام کمال الدین بن زملکانی علیہ الرحمۃ نے ''کتاب العمل المقبول فی زیارۃ الرسول'' میں فرمایا کہ یہ حدیث اس سلسلہ میں کہ میت قبر میں قرآن کی تلاوت کرتی ہے اور اس روایت میں بعض اولیاء کا قبروں میں تلاوت کرنا اور نماز پڑھنا وارد ہے تو جب اولیاء اللہ کا یہ حال ہے تو انبیاء علیہم السلام کا کیا مقام ہو گا۔ [28]

حکایت) حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ابوالحسن بن براء علیہ الرحمۃ نے کتاب ''الروضہ'' میں اپنی سند سے روایت کی کہ ابراہیم گورکن نے مجھے اطلاع دی کہ مجھے قبر کھودتے وقت ایک اینٹ ملی اب جو میں نے اسے سونگھا تو اس میں مشک کی خوشبو مہک رہی تھی میں نے قبر کے اندر دیکھا تو ایک بوڑھا بیٹھا ہوا قرآن پڑھ رہا تھا۔ [29]

حکایت) ابن رجب علیہ الرحمۃ نے اپنی سند سے بیان کیا کہ ابوالحسن سامری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو ایک متقی آدمی تھے اور سامرہ کے خطیب تھے انہوں نے سامرہ کے قبرستان میں ایک قبر دکھاتے ہوئے کہا کہ ہم یہاں سے مسلسل سورہ ملک پڑھنے کی آواز سنتے تھے۔ [30]

حکایت) حضرت حافظ ابوبکر خطیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی سند سے روایت کیا کہ عیسیٰ بن محمد نے کہا کہ میں ایک روز ابوبکر بن مجاہد کو خواب میں دیکھا کہ وہ پڑھ رہے ہیں میں نے کہا کہ آپ تو مردہ ہیں کیسے پڑھ رہے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ میں ہر نماز کے بعد اور ختم قرآن کے بعد دعا کرتا تھا کہ اے اللہ تو مجھے قبر میں تلاوتِ قرآن کی توفیق دینا اس لئے میں پڑھتا ہوں۔ [31]

فائدہ) خلال نے کتاب السنہ میں اپنی سند سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا کہ مومن کو قبر میں ایک مصحف دیا جاتا ہے جس میں دیکھ کر وہ پڑھتا ہے۔ [32]

---

[27] ایضاً

[28] ایضاً

[29] ایضاً

[30] ایضاً

[31] ایضاً

[32] ایضاً

حکایت) حافظ ابو العلاء ہمدانی علیہ الرحمۃ کو ان کی وفات کے بعد کسی نے ایک ایسے شہر میں دیکھا کہ جس کے در و دیوار سب کتابوں کے بنے ہوئے ہیں تو ان سے اس کا سبب پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ جس طرح میں دنیا میں علم میں مصروف ہوں اسی طرح آخرت میں بھی مصروف رکھنا تو اب یہ مصروفیت یہاں بھی مجھ کو مل گئی ہے۔[33]

حکایت) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میرا کچھ مال جنگل میں تھا چنانچہ میں وہاں گیا اتفاقاً رات ہو گئی تو میں عبد اللہ بن عمرو بن حزام کی قبر کے پاس لیٹ گیا تو میں نے بے نظیر تلاوت کلامِ پاک کی آواز سنی۔ میں نے یہ واقعہ حضور ﷺ سے عرض کر دیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز تھی۔ کیا تم کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی روحیں قبض فرما کر یاقوت و زبرجد کی قندیلوں میں لے کر جنت کے بیچ میں لٹکادی ہیں۔ جب رات ہوتی ہے تو ان کی روحیں واپس کر دی جاتی ہیں اور پھر صبح کو ان کو ان کے مقام پر واپس کر دیا جاتا ہے۔[34]

حکایت) حدیث شریف میں ہے جسے نسائی، حاکم اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں سو گیا تو اپنے آپ کو جنت میں پایا تو میں نے ایک قاری کو قرآن پڑھتے ہوئے سنا۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہے تو مجھے بتایا گیا کہ یہ حارثہ بن نعمان ہیں تو حضور اکرم ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا "کذلک البر" اور وہ اپنی ماں کے پیٹ ہی میں فرماں بردار تھے۔[35]

حکایت) بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک مرتبہ خواب میں میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا میں جنت ہی میں تھا کہ میں نے قرآن پڑھنے کی آواز سنی پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ حارثہ بن نعمان ہیں اور اسی طرح فرماں بردار شخص کو جزا ملتی ہے۔[36]

قبر میں درس و تدریس) ابن ابی الدنیا نے حضرت یزید بن رقاشی علیہ الرحمۃ سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا کہ جب مومن مر جاتا ہے اور قرآن کا کچھ حصہ پڑھنے سے باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتے اس پر مقرر فرما دیتا ہے کہ وہ قیامت تک قرآن یاد کرائیں تاکہ وہ قیامت کے دن مع اپنے اہل و عیال کے اُٹھے۔[37]

حکایت) ابن مندہ نے حضرت عاصم سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے بلخ میں ایک قبر کھودی تو اس میں ایک سوراخ تھا اس میں سے جب دیکھا تو ایک شیخ جو سبزہ سے ڈھکا ہوا تھا تلاوتِ قرآن میں مصروف تھا۔[38]

---

[33] ایضاً

[34] ایضاً

[35] ایضاً

[36] ایضاً

[37] ایضاً

[38] (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، باب احوال الموتی فی قبور وانسهم فيها فهم يصلون فيها ويقرأون ويتزاورون ويتنعمون ويلبسون، ص 192، مكتبة المدنی القاهرة)

حکایت) ابن مندہ نے ابو النضر نیشاپوری علیہ الرحمۃ سے روایت کیا یہ ایک گورکن تھے اور متقی آدمی تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک قبر کھودی لیکن اس میں دوسری قبر کی طرف راستہ نکل آیا تو میں نے دیکھا کہ حسین و جمیل عمدہ کپڑے اور بہترین خوشبو والا جوان اس میں پالتی مارے بیٹھا ہے اور قرآن پڑھ رہا ہے نوجوان نے میری طرف دیکھ کر کہا "کیا قیامت برپا ہوگئی؟" میں نے کہا کہ نہیں تو اس نے کہا کہ "جہاں سے مٹی ہٹائی تھی وہیں رکھ دو" تو میں نے مٹی وہیں رکھ دی۔ [39]

قبروں میں مُردوں کا اعزاز و اکرام) حدیث شریف میں ہے حارث بن اسامہ نے اپنی سند سے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے مُردوں کو اچھا کفن دو کیونکہ وہ قبروں میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور ایک دوسرے پر فخر کرتے ہیں۔ علماء نے فرمایا کہ اچھے کفن سے مراد یہ ہے کہ وہ صاف وستھرا ہو قیمتی نہ ہو۔ [40]

سوال) حدیث میں زائد قیمتی کفن کی ممانعت فرمائی ہے۔ خطیب ترمذی، ابن ماجہ وغیرہم نے بھی اس قسم کی روایات بیان کیں چنانچہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کفن تو پیپ وغیرہ کے لئے ہے۔

جواب) امام بیہقی نے فرمایا ہماری نظر میں تو ایسا ہی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس کو جیسا چاہے گا اپنے علم کے مطابق فرمادے گا جیسے کہ شہداء کا معاملہ ہے کہ ہماری نگاہِ ظاہر بیں میں وہ کچھ ہی کیوں نہ ہوں مگر علم الٰہی میں وہ اس طرح ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق خبر دی اور اگر ان کا باطنی حال ہم پر منکشف ہو جاتا تو ایمان بالغیب ہی ختم ہو جاتا۔

عجیب وغریب کہانی) امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ایک شخص کی بیوی کا انتقال ہوگیا تو اس نے خواب میں بہت سی عورتیں دیکھیں لیکن اس کی بیوی ان میں نہ تھی اس نے اس عورت کے نہ آنے کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ تم نے اس کے کفن میں کوتاہی کی اس لئے وہ اب آنے میں شرم محسوس کرتی ہے۔ وہ شخص حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ کسی معتبر آدمی کا خیال رکھنا۔ اتفاقاً ایک انصاری کی موت کا وقت آگیا اس نے انصاری سے کہا کہ میں اپنی بیوی کا کفن دینا چاہتا ہوں۔ انصاری نے کہا کہ اگر مردہ مردے کو پہچان سکتا ہے تو میں پہنچادوں گا چنانچہ یہ شخص دو زعفرانی رنگ کے کپڑے لایا اور انصاری کے کفن میں رکھ دیئے۔ اب جو رات کو خواب میں دیکھا کہ وہ عورت وہی کپڑے پہنے کھڑی ہے جو اس نے انصاری مرنے والے کے ہاتھ بھجوائے تھے۔ [41]

---

[39] ایضاً

[40] ایضاً

[41] (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور، باب احوال الموتى في قبور وانسهم فيها فهم يصلون فيها ويقرأون ويتزاورون ويتنعمون ويلبسون، ص 194، مكتبة المدني القاهرة)

حکایت) بنت اہبان بن غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میرے باپ نے وصیت کی کہ مجھے قمیص میں کفن مت دینا لیکن جب ان کی وفات ہو گئی تو ہم نے ان کو قمیص ہی میں دفن کر دیا۔ اب جو صبح کو دیکھا تو وہ قمیص کھونٹی پر لٹکی ہوئی ہے۔ [42]

حکایت) امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ایک شخص کا انتقال ہو گیا جب کفنوں میں سے ایک کفن اس کے لئے منتخب کیا گیا تو وہ کچھ بڑھا ہوا تھا لوگوں نے اتنی مقدار میں کاٹ دیا تو اسے کسی نے خواب میں دیکھا وہ کہہ رہا تھا کہ تم نے کفن میں بخل کیا لیکن میرے رب نے مجھے لمبا کفن دے دیا۔ یہ کہہ کر اس نے کفن واپس کر دیا اب صبح کو جب دیکھا گیا تو دوسرے کفنوں میں وہ کفن بھی پایا گیا جو اس کو پہنایا گیا تھا۔ [43]

حکایت) ابو نعیم نے مسلم جندی سے روایت کیا وہ کہتے ہیں کہ طاوس نے اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ جب تم مجھ کو دفن کر دو تو تھوڑی دیر بعد مجھ کو قبر میں دیکھنا اگر اس میں نہ پاو تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا ورنہ ''اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ'' پڑھ دینا تو ان کے صاحبزادے نے بتایا کہ میں نے حسب وصیت ان کو دیکھا تو ان کو نہ پایا اور لڑکے کے چہرے پر خوشی کے آثار تھے۔ [44]

(ابن ابی الدنیا نے "قبور" میں اس کو روایت کیا)

حکایت) بیہقی نے دلائل میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک لشکر تیار کیا اور اس پر علاء بن حضرمی علیہ الرحمۃ کو سپہ سالار مقرر کیا میں بھی اس جنگ میں شریک تھا جب ہم واپس ہوئے تو ان کا انتقال ہو گیا ہم نے ان کو دفن کر دیا۔ جب دفن سے فارغ ہوئے تو ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ یہ زمین مُردوں کو قبول نہیں کرتی ہے پھینک دیتی ہے۔ ایک دو میل کے فاصلہ پر دفن کر دو تو اچھا ہے چنانچہ ہم نے ان کو نکالنا شروع کیا اب جب لحد تک پہنچے تو وہ وہاں نہ تھے اور قبر حد نگاہ تک وسیع تھی اور تمام قبر نور سے معمور تھی ہم نے مٹی اس طرح ڈال دی اور واپس آ گئے۔ [45]

اہل قبور کا جشن اور قبریں باغِ بہار) جیسے دنیا میں کسی شخصیت کی آمد پر جشن منائے جاتے ہیں قبروں میں بھی بعض شخصیات کی وفات پر جشن منایا جاتا ہے جیسا کہ ابو نعیم نے روایت کیا کہ جب کرز بن وبرہ کا انتقال ہو گیا تو ایک شخص نے دیکھا کہ مردے قبروں پر نئے کپڑے پہنے ہوئے بیٹھے ہیں تو اس نے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ قبر والوں کو کرز کی آمد کی خوشی میں نئے کپڑے پہنائے گئے ہیں۔ [46]

---

[42] (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، باب احوال الموتی فی قبور وانسھم فیھا فھم یصلون فیھا ویقرأون ویتزاورون ویتنعمون ویلبسون، ص 197، مکتبة المدنی القاھرة)

[43] ایضاً

[44] ایضاً

[45] (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، باب احوال الموتی فی قبور وانسھم فیھا فھم یصلون فیھا ویقرأون ویتزاورون ویتنعمون ویلبسون، ص 198، 199، مکتبة المدنی القاھرة)

[46] ایضاً

قبورباغِ بہار) بعض قبریں صرف مٹی کاڈھیر نہیں بلکہ جنت کی کیاریاں ہیں۔ ابن ابی الدنیانے کتاب **الرقة والبکاء** میں حضرت مسکین بن بکیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ مداد عجلی کو جب دفن کرنے کے واسطے لے گئے تو تمام قبر میں پھول ہی پھول بچھے ہوئے تھے۔ کچھ لوگوں نے اس میں سے پھول اُٹھالئے تووہ ستر روز تک تروتازہ رہے اور لوگ ان کو دیکھتے رہے۔ جب یہ معاملہ امیر تک پہنچاتو انہوں نے لوگوں کو منتشر کر دیااور وہ پھول اپنے قبضہ میں لے لئے لیکن امیر کے پاس سے وہ غائب ہوگئے اور پتہ نہ چلا کہ کہاں گئے اور کیسے گئے۔ (47)

حکایت) حافظ ابو بکر خطیب نے محمد بن مخلد علیہ الرحمۃ سے روایت کیا کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیاتو میں ان کو قبر میں اتارنے کے لئے اتراتو میں نے دیکھا کہ پاس والی قبر سے کچھ حصہ کھل گیاہے تو مجھے ایک شخص نظر آیاجو نئے کفن میں ملبوس تھااور اس کے سینہ پر چنبیلی کے پھولوں کاایک گلدستہ رکھا تھاتو میں نے اسے اُٹھایاتو وہ بالکل تروتازہ تھے میرے ساتھ دوسرے حضرات نے بھی سونگھا پھر ہم نے اس کو وہیں رکھ دیااور اس سوراخ کو بند کر دیا۔ (48)

حکایت) حافظ ابوالفرج بن الجوزی علیہ الرحمۃ نے اپنی سند سے روایت کیا کہ امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر کے پاس ایک قبر کھودی تو ایک مردے کے سینے پر پھول رکھے ہوئے تھے اور وہ ہل رہے تھے۔ انہوں نے اپنی تاریخ میں روایت کی کہ بصرہ میں ایک ٹیلہ گر گیااس میں حوض کی طرح ایک جگہ تھی اس میں سات آدمی مدفون تھے۔ ان میں ہر ایک کفن اور بدن درست تھااور مشک کی خوشبو مہک رہی تھی ان میں سے ایک نوجوان تھا جس کے سر پر بال تھے اور اس کے ہونٹ تر تھے گویا کہ اس نے ابھی پانی پیاہے اس کی آنکھوں میں سرمہ لگاہوا تھااس کی کھوکھ میں تلوار کاایک نشان تھاتو بعض لوگوں نے اس کابال لینا چاہاتو وہ بال زندہ انسان کی طرح مضبوط تھا۔ (49)

حکایت) ابن سعد نے طبقات میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کھودنے میں شرکت کی جب ہم قبر کھودتے تھے تو مشک کی خوشبو مہکتی تھی۔ (50)

حکایت) ابن سعد نے حضرت محمد بن شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر سے ایک مٹھی مٹی لی اور قبر میں اس کو غور سے دیکھاتو قبر خوشبودار تھی۔ (51)

---

47) ایضاً

48) ایضاً

(أهوال القبور وأحوال أهلها إلى النشور، الباب السادس: في ذكر عذاب القبر ونعيمه، فصل: ما شوهد من نعيم أهل القبر، ص 71، دار الغد الجديد، المنصورة، مصر، الطبعة: الطبعة الأولى، 1426هـ/2005م)

49) ایضاً

50) ایضاً

51) ایضاً

حکایت) ابن ابی الدنیا نے حضرت مغیرہ بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ایک شخص کو خواب میں کسی نے دیکھا اس شخص کی قبر سے خوشبوئیں آتی تھیں اس سے دریافت کیا گیا کہ یہ خوشبوئیں کیسی ہیں اس نے کہا کہ یہ تلاوتِ قرآن اور روزوں کی خوشبوئیں ہیں۔ [52]

حکایت) امام احمد نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جارہے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے کہا مجھے اسلام کی تعلیم دیجئے۔ اسی روایت میں ہے کہ ابھی یہ باتیں ہورہی تھیں کہ وہ اپنی سواری پر سے گر پڑا اور مر گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تھکا کم اور نعمتیں زائد حاصل کیں میرا خیال ہے کہ یہ بھوکا مر گیا بے شک میں نے اس کی دونوں بیبیوں کو جنت میں دیکھا جو کہ حوریں تھیں وہ اس کے منہ میں جنت کے پھل رکھ رہی تھیں۔ [53]

حکایت) ترمذی و حاکم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنت میں فرشتوں کے ہمراہ اُڑتے دیکھا ہے۔

حکایت) حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آج رات میں جنت میں داخل ہوا تو دیکھا کہ جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرشتوں کے ساتھ اُڑ رہے ہیں اور حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ٹیک لگائے بیٹھے ہیں اور چند صحابہ رضی اللہ عنہم کا مزید تذکرہ کیا۔ [54]

غافل مسلمان سے گزارش) فقیر نے جتنی احادیث مبارکہ اور واقعاتِ صحیحہ لکھے ہیں یہ صرف نمونہ ہیں ورنہ اس قسم کے واقعات بیشمار ہیں۔ فقیر نے ان سے بڑھ کر اپنی کتاب زندوں سے ارواح کی ملاقات اور اخبار القبور میں لکھے ہیں۔ ان تمام احادیث مبارکہ اور واقعاتِ صحیحہ سے سورج سے زیادہ روشن بات ثابت ہوئی کہ قبروں میں رہنے والوں کا ایک مستقل جہاں بس رہا ہے جیسے دنیا ایک جہاں ہے جیسے یہاں کے لوگوں کو مختلف حالات ہیں قبروں میں بھی ایسے ہی ہے۔ جیسا کہ آپ نے پڑھا کہ قبروں میں کوئی قرآن پڑھ رہا ہے، کوئی نماز پڑھ رہا ہے، کوئی کسی عبادت میں ہے کوئی کسی عبادت میں۔ اب جبکہ کوئی غافل انسان ان قبور کا احترام نہیں کرتا تو سمجھ لے کہ جیسے دنیا میں باعزت انسان کی کوئی عزت نہ کرے یا قرآن کا احترام نہ کرے یا کسی عبادت گاہ مثلاً مسجد کی توہین کرے تو وہ شخص کتنا بڑا بدبخت سمجھا جاتا ہے یوں ہی قبور کی توہین کو سمجھئے اور یہ مسئلہ سابق دور میں کسی بھی بد مذہب کا اختلافی نہیں وہ لوگ دوسرے عقائد و مسائل میں اہل سنت کے مخالف تھے لیکن اہل قبور کی تعظیم و تکریم کے بارے میں اہل سنت سے متفق تھے چنانچہ ابن قیم نے کتاب الروح میں درجنوں مذاہب بیان کئے ان میں اس مسئلہ میں کسی کا خلاف نقل نہیں کیا۔ اب بھی سوائے نجدیوں وہابیوں کے تمام مذاہب قبور کی تعظیم میں متفق ہیں اور ان کی توہین سب کے نزدیک بُرا عمل ہے۔ اسی لئے مسلم برادری قبور کو مٹی کا ڈھیر سمجھ کر ان کی توہین سے بچے۔ ممکن ہے جس قبر کی تم توہین کر رہے ہو وہ صاحبِ قبر قرآن خوانی میں مصروف ہو یا کسی اور عبادت میں مشغول ہو جو تمہاری بے ادبی سے ناگوار گزرے تو تم پر اس کی ناراضگی اللہ تعالیٰ کا قہر اور غضب نہ نازل کردے۔

---

[52] ایضاً

[53] ایضاً

[54] ایضاً

نجدی وہابی اپنی سزا کے خود ذمہ دار ہیں ان کی توہین و بے ادبی حرمین طیبین کے قبرستان جنت البقیع و جنت المعلی شاہد ہیں کہ اُنہوں نے کیسے بلند قدر صحابہ عظام و اہل بیت کرام اور تابعین و تبع تابعین اور شہید اور صالحین اور اولیاء کاملین کی قبور کو مسمار کر کے اہانتِ قبور کی حد کر دی۔ اب اس بارے میں نبی پاک، شہ لولاک ﷺ کے ارشادات ملاحظہ ہوں۔

رسول اللہ ﷺ کے ارشادات برائے احترام قبور)

★ابن ابی شیبہ نے اور حاکم نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انگاروں یا تلوار کی دھار پر چلنا پسند کروں گا مگر کسی مسلمان کی قبر پر روندنا پسند نہ کروں گا اور قبرستان میں بیٹھ کر قضائے حاجت کرنا میرے نزدیک بازار میں قضائے حاجت کرنے کے برابر ہے۔ [55]

★ابن ابی الدنیا نے "کتاب القبور" میں حضرت سلیم بن عتر سے روایت کیا کہ وہ ایک قبرستان سے گزرے۔ ان کو پیشاب کی شدید حاجت تھی لوگوں نے کہا کہ یہاں قضائے حاجت کر لیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ سبحان اللہ بخدا میں مردوں سے ایسی ہی شرم کرتا ہوں کہ جیسی زندوں سے۔ [56]

★طبرانی، حاکم اور ابن مندہ نے حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو ایک قبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ قبر سے نیچے اترو نہ تم قبر والے کو تکلیف پہنچاؤ نہ قبر والا تم کو تکلیف پہنچائے۔ [57]

★سعید بن منصور نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ قبر کے روندنے کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا میں جس طرح زندہ انسان کے تکلیف پہنچانے کو برا سمجھتا ہوں اسی طرح مردہ انسان کو تکلیف دینا زندہ کو تکلیف دینے کے برابر سمجھتا ہوں۔ [58]

★ابن ابی شیبہ نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ مردہ کو تکلیف دینا زندہ کو تکلیف دینے کی طرح ہے۔ [59]

★ابن مندہ نے قاسم بن مخیمرہ نے روایت کی کہ میرے نزدیک یہ بہتر ہے کہ میں اپنے نیزے کی نوک پر قدم رکھوں اور وہ میرے سر سے نکل جائے لیکن میں قبر کو روندنا ہرگز پسند نہ کروں گا پھر مزید فرمایا کہ ایک شخص نے ایک قبر کو روندا تو قبر سے آواز آئی کہ اے شخص مجھ کو تکلیف نہ دے۔ [60]

ہر قبر پر دو فرشتے ہر وقت موجود) حدیث شریف میں ہے کہ ابو نعیم نے حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ اُنہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جب اللہ تعالیٰ مومن کی روح قبض فرمالیتا ہے تو اس کے ساتھ رہنے والے فرشتے آسمان پر چڑھ جاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو نے ہم کو اپنے مومن بندے کے اعمال لکھنے پر مقرر فرمایا تھا اب تو نے اس کی روح کو قبض

---

[55] (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور، باب تأذيه بسائر وجوه الأذى، ص300إلى301، مكتبة المدنى القاهرة)
[56] ایضاً
[57] ایضاً
[58] ایضاً
[59] ایضاً
[60] ایضاً

کرلیاہے تواب توہم کواجازت دے کہ ہم آسمان پر اقامت کریں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر آسمان میری تسبیح وتقدیس کرنے والے فرشتوں سے پُر ہے تو وہ عرض کریں گے کہ پھر زمین پر رہنے کی اجازت ہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میری زمین پر میری تسبیح کرنے والی مخلوق بہت ہے ہاں اسی بندے کی قبر پر جاکر کھڑے ہو جاؤ اور وہاں میری تسبیح، تہلیل اور بڑائی بیان کرو اور قیامت تک ایسا ہی کرتے رہو اور یہ سب میرے بندے کے نامہ اعمال میں لکھو۔ بعض روایات میں ہے کہ کافر کے فرشتوں سے کیا کہا جاتا ہے کہ اس کی قبر پر واپس جاؤ اور اس پر لعنت کرو۔[61]

فائدہ) کسی کو مردے سے حیا نہیں اور اس کی تعظیم وتکریم سے اسے شرک کا خطرہ ہے تو کم از کم ان فرشتوں کا تو حیاء کرے اور ان کی تعظیم وتکریم ضروری ہے کیونکہ ملائکہ کی تعظیم وتکریم کا حضوراکرم ﷺ نے حکم فرمایا ہے یہاں تک کہ جنازہ آتے ہی دیکھ کر کھڑا ہونا کہ ملائکہ کرام کی تعظیم ہو اگرچہ یہود وغیرہ کا جنازہ ہو۔ یہاں بھی یہی حال ہے کہ کراماً کاتبین فرشتے نہ صرف مسلمانوں کی قبور پر ہوتے ہیں بلکہ وہ کافروں کی قبور پر بھی ہوتے ہیں۔

مسائل فقھیہ) یہی تعظیم وتکریم قبور ہی تو ہے کہ فقہاء کرام نے مندرجہ ذیل احکام قبور کے لئے مرتب فرمائے ہیں۔

مسئلہ) قبر پر بیٹھنا، سونا، چلنا، پاخانہ، پیشاب کرنا حرام ہے۔ قبرستان میں جو نیا راستہ نکالا گیا اس سے گزرنا ناجائز ہے خواہ نیا ہونا اسے معلوم ہو یا اس کا گمان ہو۔[62]

مسئلہ) اپنے کسی رشتہ دار کی قبر تک جانا چاہتا ہے مگر قبروں پر گزرنا پڑے گا تو وہاں تک جانا منع ہے دور ہی سے فاتحہ پڑھ دے۔ قبرستان میں جوتیاں پہن کر نہ جائے۔ ایک شخص کو حضوراکرم ﷺ نے جوتے پہنے دیکھا فرمایا جوتے اتار دے نہ قبر والے کو تو ایذا دے نہ وہ تجھے۔[63]

مسئلہ) قبرستان کے قریب اس کی طرف منہ کرکے پیشاب نہیں کرنا چاہیے۔

فائدہ) ان مسائل سے اہل قبور کا اعزاز واکرام مطلوب ہے کہ ان کا ایذا ایہی ہے کہ وہ ان امور سے اپنی توہین سمجھتے ہیں۔ ان جملہ اُمور سے اہل سنت کے مذہب کی تائید بھی ہے کہ اہل قبور اہل دنیا کے احوال کو دیکھتے، سنتے، جانتے ہیں۔

اسی لئے سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ میں دفن ہوئے تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پردہ کرکے جاتیں اور فرماتیں کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حیا آتی ہے کہ وہ کہیں گے کہ دنیا میں مجھ سے پردہ کیا جاتا تھا اب مجھے مٹا ہوا سمجھا ہے کہ بے پردہ تشریف لائی ہے۔[64]

---

[61] (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، باب ملازمة الحافظین قبر المؤمن، ص301، مکتبة المدنی القاھرة)

[62] (الفتاویٰ الھندیة، کتاب الصلاة، باب فی الجنائز، الفصل السادس فی القبر والدفن من مکان الی آخر، ص166، دار الکتب العلمیة بیروت)

(الدر المختار، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، 183/3) (بہارِ شریعت، قبر و دفن کا بیان، 4/847، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

[63] (بہارِ شریعت، قبر و دفن کا بیان، 4/847، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

[64] (مسند احمد بن حنبل، باقی مسند الانصار، حدیث السیدة عائشة رضی اللہ عنہا، 202/6، الحدیث25132، دار إحیاء التراث العربي، سنة النشر: 1414ھ/1993م)

ایک ضروری بحث) زندوں پر لازم ہے کہ وہ اہل قبور کو معززومکرم سمجھ کر ان کی قبور کا احترام کریں اگر خدانخواستہ کسی قبر کی توہین عمداً جیسے وہابی کرتے ہیں یا خطاًازروئے غفلت قبر کے اعزاز میں کمی بیشی ہو جاتی ہے تو اس پر پریشانی کی ضرورت نہیں اس لئے کہ بظاہر قبر کی توہین وبے توقیری تو دور کی بات ہے خود صاحب قبر کے جسم کو انتہائی طور پر بے عزت کیا جائے تو اس کے برزخی (قبر کے ملک) کے مراتب میں کمی نہیں آئے گی اسی لئے بقیع شریف میں موجودہ دور میں جس طرح نجدی حکومت کی سابقہ ذلیل حرکتوں سے قطع نظر اب بھی جتنا مُردوں کو دفنانے کے بعد ذلیل وبے توقیر کرتے ہیں جسے سن کر لرزہ براندام ہو جاتا ہوں اس کے باوجود ہر لمحہ اس آرزو میں ہوں کاش مرنے کے بعد ہو بقیع نصیب۔

آمین بجاہ حبیبہ الکریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم

اسی لئے کہ قبر یا اہل قبر کی جتنی توقیر ہو اس کی اصل توقیر ومراتب میں کمی نہیں آئیگی۔

★ابن ابی الدنیا نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ وہ ایک قبرستان گئے تو دیکھا کہ ایک کھوپڑی ظاہر ہے تو آپ نے حکم دیا کہ اس کو چھپا دیا جائے پھر آپ نے فرمایا کہ ان ابدان کو کوئی چیز مضر نہیں یہ تو ارواح ہی ہیں جن کو عذاب وثواب ہوتا ہے۔ [65]

★ابن ابی شیبہ نے اور ابن ابی الدنیا نے کتاب القراء میں حضرت بی بی صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ میں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھی جب کہ حجاج نے میرے بیٹے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پھانسی دی تو عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آئے اور تعزیت کے طور پر کہا کہ تم صبر کرو کیونکہ یہ جسم کچھ بھی نہیں بے شک روحیں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں تو میں نے کہا میں صبر کیوں نہ کروں یحیٰ بن زکریا علیہ الصلوۃ والسلام کا سر ایک زانیہ کو بطورِ تحفہ پیش کیا۔ [66]

اب اس سر مبارک کا قبہ جامع مسجد اُمیہ کے اندر قابلِ دید ہے۔ تفصیل کے لئے فقیر کا "سفر نامہ شام وعراق" کا مطالعہ کیجئے۔ اُویسی غفرلہ

★ابن سعد نے حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ جنگ اجنادین کے موقع پر جب رومی شکست خوردہ ہو کر ایسی منزل پر پہنچ گئے جہاں عبور کرنا ممکن نہ تھا تو ہشام بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس جگہ پہنچ گئے اور ان سے جہاد کیا اور اس طرف سے ان کے حملے بند کر دیئے لیکن کچھ دیر بعد خود شہید ہوئے۔ جب مسلمان اس مقام پر پہنچے جہاں ان کی لاش تھی تو مسلمانوں کو اس بات کا خطرہ ہوا کہ کہیں ان کی لاش کو گھوڑے نہ روند ڈالیں تو عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اللہ نے ان کو شہید کر دیا ہے اور ان کی روح کو اُٹھالیا ہے اور اب یہ جثہ تو کچھ نہیں ہے اس لئے اگر اس کو گھوڑے روند ڈالیں تو کچھ حرج نہیں پھر خود انہوں نے اور ان کے بعد دوسرے سپاہیوں نے ان کی لاش کو روند ڈالا اور پل عبور کر لیا۔ [67]

---

[65] (شرح الصدوربشرح حال الموتی والقبور، باب احوال الموتی فی قبور وانسهم فیها فهم یصلون فیها ویقرأون ویتزاورون ویتنعمون ویلبسون، ص200، مکتبة المدنی القاهرة)

[66] ایضاً

[67] ایضاً

ابن رجب نے کہا کہ ان آثار کا مقصد یہ نہیں کہ روح اجسام سے جدا ہونے کے بعد کبھی ان سے ملتی ہی نہیں بلکہ ان کا مقصد تو صرف یہ ہے کہ مرنے کے بعد جسم کو انسانوں یا کیڑے مکوڑوں کے تکلیف پہنچانے سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی کیونکہ عذابِ قبر دنیا کے عذاب کی طرح نہیں وہ تو اللہ کی مشیت کے مطابق اور اس کی قدرت سے میت تک پہنچتا ہے۔[68]

شہدائے کربلا بالخصوص سید الشہداء سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ یزیدی کیسی ذلت وخواری سے پیش آئے۔ تفصیل دیکھئے "سوانح کربلا"

شھداء کے مراتب) چند شواہد شہداء کرام کے مرتبہ کے ملاحظہ ہوں:

★ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابھی شہید کا خون زمین پر گرنے کے بعد خشک ہونے بھی نہیں پاتا کہ اس کی جنتی دونوں بیبیاں اس کا استقبال کرتی ہیں ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں جنتی حلے ہوتے ہیں جو دنیاومافیہا سے بہتر ہوتے ہیں۔[69]

★طبرانی، بزار اور بیہقی نے "بعث" میں حضرت یزید بن شجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ خونِ شہید کا پہلا قطرہ زمین پر گرتے ہی اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں پھر اس کی دو بیبیاں حوریں آکر اس کے چہرے کی مٹی صاف کرتی ہیں پھر اس کو سو حلے جنتی گھاس سے بُنے ہوئے پہنائے جاتے ہیں وہ اتنے لطیف ہوتے ہیں کہ اگر دو انگلیوں میں رکھے جائیں تو ان میں سما جائیں۔[70]

★حاکم نے بروایت صحیحہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک سیاہ فام شخص حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور دریافت کیا کہ اگر میں جنگ کروں حتیٰ کہ مارا جاوں تو بتایئے مجھے کیا مقام حاصل ہو گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جنت۔ تو اس نے جنگ کی حتیٰ کہ شہید ہو گیا تو حضور اکرم ﷺ اس کے پاس آئے اور کہا کہ "خدا تعالیٰ نے تیرے چہرے کو منور کر دیا اور تیرے اندر خوشبو پیدا فرمادی" پھر حضور ﷺ نے اس شخص کے بارے میں (یا کسی دوسرے کے بارے میں) فرمایا کہ میں نے اسے جنت میں دیکھا کہ اس کی حور بیوی اس کے اونی جبہ کے بارے میں اس سے دل لگی کر رہی تھی اور کبھی وہ اس کے جبہ میں چھپ جاتی تھی۔[71]

★بیہقی نے بسند حسن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ ایک اعرابی حضور ﷺ کے سامنے شہید ہو گئے تو آپ اس کے سرہانے عالم مسرت میں بیٹھے اور مسکرانے لگے پھر اس سے منہ پھیر لیا گیا تو آپ سے اس سلسلے میں سوال کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ خوش ہونا تو اس لئے تھا کہ میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا مرتبہ کس قدر بلند فرمایا اور میرا منہ پھیرنا اس لئے تھا کہ اس کی بیوی حور اس کے پاس ہے۔[72]

---

[68] ایضاً

[69] ایضاً

[70] ایضاً

[71] ایضاً

[72] (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، ص201، مکتبة المدنی القاهرة)

مدفن کھاں) خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کا مدفن جنت البقیع ہے ورنہ چاہیے کہ کسی ایسے قبرستان میں مدفن ہو جہاں کسی محبوبِ خدا کا مزار ہو یا کہیں نبی پاک ﷺ کے کسی محبوب خدا کی کوئی یقینی نشانی موجود ہو۔ اس کے متعلق احادیث مبارکہ حاضر ہیں۔

☆ حضرت ابوہریرہ، حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے مرُدوں کو نیک اور صالح لوگوں کے درمیان دفن کرو کیونکہ مردہ کو بھی بُرے پڑوسی سے اسی طرح تکلیف ہوتی ہے جس طرح زندہ کو بُرے ہمسائے سے تکلیف ہوتی ہے۔[73]

فائدہ) اس حدیث شریف سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو کہتے ہیں بعد وصال اولیاء کرام سے کسی قسم کے نفع کی امید کرنا شرک ہے۔

★ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی مر جائے تو اس کو اچھا کفن دو اور اس کی وصیت جلد ہی پوری کرو اور قبر گہری کھود دو اور بُرے پڑوسی سے بچاؤ۔

قیل یا رسول اللّٰہ ھل ینفع الجار الصالح فی الاخرۃ قال نعم قال کذلک ینفع فی الاخرۃ[74]

عرض کی گیا کہ یارسول اللہ ﷺ کیا نیک ہمسایہ سے آخرت میں بھی فائدہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا دنیا میں فائدہ دیتا ہے؟ عرض کی گئی ہاں یارسول اللہ ﷺ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ بس اسی طرح آخرت میں بھی نفع دیتا ہے۔

★ حضرت ابو سلمہ سے مرفوع حدیث روایت ہے کہ اپنے مُردوں کو اچھا کفن دو اور چلا کر اپنے مردوں کو تکلیف نہ دو اور وصیت کے نافذ کرنے میں دیر کر کے اور قطع رحمی سے میت کو تکلیف نہ دو۔

وعجلو بقضاء دینہ واعدلوہ عن جیران السوء[75]

اور اس کا قرضہ بھی جلدی سے ادا کرو اور اس کو بُرے پڑوسی سے بچاؤ۔

فائدہ) احادیث مبارکہ سے روزِ روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ جو لوگ بوقت انتقال وصیت کرتے ہیں کہ مجھے فلاں ولی کے آستانہ میں دفن کرنا ان کی اصل اور دلیل یہی احادیث مبارکہ ہیں بلکہ یہ تو جلیل القدر اور مقبول بارگاہ رسالت مآب ﷺ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت ہے۔ ان کی دعائیں اور وصیتیں بھی یہی رہیں کہ ہمارا مدفن بھی مدینہ منورہ اور پہلوئے مصطفی ﷺ ہو اور بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تصریحات احادیث مبارکہ میں موجود ہیں جیسے سیدنا ابو بکر صدیق و سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

☆ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس خطہ ارض میں میرے صحابی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا انتقال ہو گا۔

---

[73] (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، باب دفن العبد فی الأرض التی خلق منہا، ص 101، مکتبۃ المدنی القاہرۃ)

[74] ایضاً

[75] (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، باب دفن العبد فی الأرض التی خلق منہا، ص 101، 102، مکتبۃ المدنی القاہرۃ)

کان قائدھم ونورھم یوم القیامۃ وفی روایۃ فھو شفیع لاھل تلک الارض[76]

توروزِ محشران لوگوں کے لئے میرا صحابی(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قائد اور نور ہو گا اور ایک روایت میں ہے کہ روزِ محشر ان کی شفاعت کریگا۔

فائدہ) اس روایت میں صحابیِ رسول کے مزار کی برکت اور اس کے پڑوس کا فائدہ واضح ہوا کہ قیامت کی تاریکیوں کے لئے روشنی کی ضرورت ہو گی تو صحابیِ رسول کے پڑوسی روشنی سے جگمگا رہے ہونگے۔

لو وضع شعر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم او عصاہ او سوطہ علی قبر عاص لنجا ذلک العاصی ببرکات تلک الذخیرۃ من العذاب وان کانت فی دار انسان او بلدۃ لا یصیب سکانھا بلاء ببرکاتھا وان لم یشعروا بھا ومن ہذا القبیل ماء زمزم والکفن المبلول بہ وبطانۃ استار الکعبۃ والتکفن بھا[77]

اگر کسی گناہگار کی قبر پر حضورِ اکرم ﷺ کا بال مبارک یا عصا یا کوڑا رکھ دیا جائے تو وہ مجرم و گنہگار ان تبرکات کی برکت سے عذاب سے نجات پا جائیگا اور اگر یہی تبرکات کسی کے شہر میں ہوں اور ان کو معلوم بھی نہ ہوں تو گھر اور شہر والوں پر کوئی مصیبت یا تکلیف نہیں آئی گے اور اسی طرح آبِ زم زم یا آبِ زم زم سے تر کفن یا بیت اللہ شریف کے غلاف کا ٹکڑا جس گھر، شہر میں ہو یا میت کو ان تبرکات سے کفن دیا جائے تو گھر والے، شہر والے اور میت ہر قسم کی تکلیف اور مصیبت سے امن میں رہیں گے۔

فائدہ) جس قوم کو تبرکات سے شرک کا خطرہ ہے انہیں اس سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔ اس موضوع پر فقیر کا رسالہ ''احسن البرکات فی التبرکات'' ہے بلکہ نہ صرف رسول اللہ ﷺ کے تبرکات میں یہ برکت ہے بلکہ آپ کے غلاموں کا بھی یہی حال ہے۔

صدیق اکبر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کے بال مبارک کی برکت) صحابیِ رسول خدا کے مزارِ انور کا قرب و جوار تو در کنار اگر قبرستان میں صحابیِ رسول کا ایک بال مبارک بھی آجائے تب بھی قبرستان والے فیض سے محروم نہیں چنانچہ ملاحظہ ہو:

☆حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بغرض سکون مقبرہ حجون تشریف لے گئے۔ چنانچہ کچھ وقت قیام کیا اور ریش مبارک پر کنگھی فرمائی۔ ایک بال مبارک زمین پر گر گیا۔ ناگاہ ایک سمت سے آواز آئی اے لوگو اس قبرستان میں گنہگار مدفون ہیں مدت دراز سے سخت عذاب میں مبتلا تھے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ریش مبارک کی برکت سے قیامت تک عذاب سے محفوظ رہیں گے۔

اولیائے کاملین کا پڑوس) اس بارے میں بیشمار روایات و حکایات میں نمونہ ملاحظہ ہو۔

حدیث شریف میں ہے:

حضرت عبد اللہ بن نافع مزنی سے روایت ہے کہ ایک شخص مدینہ میں مر گیا تو اسے ایک شخص نے دیکھا کہ وہ جہنمی ہے تو اسے غم ہوا۔ پھر سات یا آٹھ روز بعد وہ خواب میں نظر آیا تو ایسا معلوم ہوا کہ وہ اہلِ جنت سے ہے۔

---

[76] (انسان العیون فی سیرۃ الامین المأمون المعروفۃ بالسیرۃ الحلبیۃ، باب الھجرۃ الی المدینۃ، 77/2، المطبع العامرۃ الزاھرۃ مصر)

[77] (تفسیر روح البیان، الاعراف:158، 259/3، دار الفکر بیروت)

فسئاله قال دفن معنا رجل من الصالحين فشفع فی اربعین من جیرا نه فکنت فیهم[78]

تو اس سے جنتی ہونے کا سبب دریافت کیا تو اس نے جواب دیا ہمارے قریب ایک نیک و صالح دفن کیا گیا اور اس نے اپنے قرب و جوار والوں میں سے چالیس آدمیوں کی شفاعت کی اور میں بھی اس صالح کے قرب و جوار میں آ گیا اس نے میری بھی شفاعت کی۔

حکایت) اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک قبر کھل گئی اور میت نظر آنے لگی دیکھا کہ گلاب کی دو شاخیں اس کے بدن سے لپٹی ہوئی ہیں اور گلاب کے دو پھول اس کے نتھوں میں رکھے ہوئے ہیں اس کے عزیزوں نے اس خیال سے کہ یہاں قبر پانی کے صدمہ سے کھل گئی ہے لہٰذا کسی دوسری جگہ منتقل کریں چنانچہ جب وہاں سے میت کو دوسری قبر میں منتقل کیا تو دیکھا کہ دو اژدہا اس کے بدن سے لپٹے ہوئے ہیں اور اپنے پھنوں سے اس کا منہ بھنھوڑ رہے ہیں۔ حیران ہوئے کسی صاحبِ دل سے یہ واقعہ بیان کیا اُنہوں نے فرمایا وہاں بھی اژدہا تھے مگر ایک ولی اللہ کے مزار کا قرب تھا اس کی برکت سے وہ عذاب رحمت ہو گیا۔ وہ اژدھے درخت گل کی شکل میں تبدیل ہو گئے اور ان کے پھن گلاب کے پھول بن گئے۔ اب اگر اس کی خیریت چاہتے ہو تو پھر جگہ پر اسے دفن کر دو۔ چنانچہ اس دوسری قبر سے نکال کر پہلی قبر میں دفن کیا گیا پھر اسی طرح گلاب کے پھول کی شاخیں اس کے بدن سے لپٹ گئیں اور پھول اس کے نتھوں سے۔[79]

حکایت) حضرت اسماعیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو برگزیدہ اولیاء کرام سے تھے ایک دفعہ آپ کا قبرستان سے گزر ہوا۔ امام محب الدین طبری جو اکابر محدثین سے ہیں ہم رکاب تھے۔ حضرت اسماعیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان سے فرمایا "اتومن بکلام الموتی" کیا آپ کا اس پر ایمان ہے کہ فوت شدگان زندوں سے کلام کرتے ہیں۔ عرض کیا ہاں۔ فرمایا اس قبر والا مجھ سے کہہ رہا ہے "انا من حشو الجنة" میں بھی اہل جنت سے ہوں۔ پھر آگے چلے اور وہاں چالیس قبریں تھیں آپ بہت دیر تک وہاں روتے رہے یہاں تک کہ دن چڑھ گیا۔ اس کے بعد آپ ہنسے اور فرمایا تو بھی انہیں میں سے ہے۔ لوگوں نے یہ کیفیت دیکھ کر عرض کی حضور کیا راز ہے؟ فرمایا ان قبروں پر عذاب ہو رہا تھا جنہیں دیکھ کر میں روتا رہا اور بارگاہِ رب العزت میں ان کی شفاعت کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں میری شفاعت قبول فرمائی اور ان سے عذاب اُٹھا لیا۔ ایک قبر گوشے میں تھی جس کی طرف میرا خیال نہ گیا (کہ میں اس کی بھی شفاعت کروں) اس قبر سے آواز آئی "یاسیدی انا منهم انا فلانة المغنية" اے میرے آقا میں بھی ان سے ہوں میں فلاں گانے والی عورت ہوں۔ مجھے اس کے کہنے پر ہنسی آ گئی اور میں نے کہا "انت منهم" تو بھی انہیں میں سے ہے تو اس سے بھی عذاب اُٹھ گیا۔[80]

فقہاء عظام) یہ نہ صرف ہمارا عقیدہ ہے بلکہ فقہائے احناف بھی یہی فرماتے ہیں چنانچہ اکثر فقہاء کرام نے باب الجنازۃ میں تصریح فرمائی ہے کہ میت کو نیک اور صالحین کے مزارات کے قریب دفن کرنا افضل ہے۔ چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے کہ

---

[78] (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، باب دفن العبد فی الأرض التی خلق منها، ص102، مکتبۃ المدنی القاہرۃ)

[79] (ملفوظات اعلیٰ حضرت، 2/179، ناشر بک کارنر پرنٹرز پبلشرز مین بازار جہلم)

[80] (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، باب زیارۃ القبور وعلم الموتی بزوارهم ورؤیتهم لهم، ص206،207، مکتبۃ المدنی القاہرۃ)

(ملفوظات اعلیٰ حضرت، 2/180، ناشر بک کارنر پرنٹرز پبلشرز مین بازار جہلم)

وَالْأَفْضَلُ الدَّفْنُ فِي الْمَقْبَرَةِ الَّتِي فِيهَا قُبُورُ الصَّالِحِينَ [81] (فتاوی عالمگیری، جوہرہ شرح قدوری)

میت کو ایسے قبرستان میں دفن کرنا افضل ہے جہاں نیک اور صالحین کے مزارات ہوں۔

آخری گزارش) یہ تمام بحث عام قبور کے لئے ہے جس کے ضمن میں محبوبانِ خدا کے مزارات کا اعزاز واکرام اس سے بڑھ کر ہے اسی لئے اہل سنت محبوبانِ خدا انبیاء واولیاء کے قبہ جات کے لئے بڑھ چڑھ کر اعزاز واکرام کا اہتمام کرتے ہیں ان کے لئے دلائل فقیر کی تصنیف "قبہ جات بر مزارات" کا مطالعہ کیجئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ کریم عوام اہل قبور کے علاوہ محبوبانِ خدا کے مزارات کے اعزاز واکرام میں زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ حبیبہ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

هذا آخر مارقمه قلم

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور۔پاکستان

۷ شعبان المعظم ۱۴۲۱ھ، شب ہفتہ قبل العشاء

[81] (الفتاویٰ الهندية، كتاب الصلاة، باب في الجنائز، الفصل السادس في القبر والدفن من مكان الى آخر، ص182، دار الكتب العلمية بيروت)